روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 23۔اگست 2014ء 26شوال 1435ہجری 23ظہور 1393ہش جلد 64-99 نمبر 191

جنگِ رُوحانی

جنگِ رُوحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دِل گھٹا جاتا ہے یا رب سخت ہے یہ کارزار

ہر نبی وقت نے اِس جنگ کی دی تھی خبر
کرگئے وُہ سب دُعائیں با دو چشمِ اشکبار

اے خُدا شیطاں پہ مُجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وُہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16جولائی 2010ء میں فرماتے ہیں:۔

ایک روایت ہے حضرت میاں عبدالعزیز صاحب ولد میاں امام دین صاحب سکنہ اوجلہ تحصیل گورداسپور کی۔ انہوں نے 1893ء میں بیعت کی۔ لکھتے ہیں کہ جب 1891ء میں میری تبدیلی حلقہ سیکھواں پر ہوئی اور میاں جمال دین صاحب اور میاں امام دین صاحب اور میاں خیر دین صاحب سے واقفیت ہوئی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا ذکر کیا۔ تو چونکہ میرے دل میں حضور کی نسبت کوئی بغض اور عداوت نہ تھی، مَیں نے ان کے کہنے کو برا نہ منایا۔ صرف یہ خیال آیا کہ (۔) لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں؟ اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ خاکسار کے آباؤ اجداد اکثر (۔) لوگوں سے بوجہ اپنے دیندار ہونے کے محبت رکھا کرتے تھے اور یہی وجہ خاکسار کی بھی (۔) سے محبت کی تھی کہتے ہیں انہوں نے مجھ کو جب کتاب البریہ، ازالہ اوہام دیکھنے کو دی تو مَیں نے کتاب دیکھنے سے پہلے دعا کی کہ خداوندا مَیں بالکل نادان اور بے علم ہوں میرے علم میں جو حق ہے اس پر میرے دل کو قائم کردے۔ یہ دعا ایسی جلد قبول ہوئی کہ **جب میں نے ازالہ اوہام کو پڑھنا شروع کیا تو اس قدر دل کو اطمینان اور تسلی شروع ہوئی کہ حضور کی صداقت میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہا اور زیادہ سے زیادہ ایمان بڑھتا گیا۔** اور جب پھر مَیں پہلی بار قادیان میں حضور کی زیارت کو میاں خیر دین صاحب کے ساتھ آیا اور حضور کی زیارت کی تو میرے دل نے ایسی اطمینان اور تسلی بخش شہادت دی کہ یہ شکل جھوٹ بولنے والی اور فریب والی نظر نہیں آتی۔ چنانچہ اس وقت مَیں نے میاں خیر دین صاحب کو کہا کہ اوّل تو مَیں نے حضور کی نسبت کوئی لفظ بے ادبی اور گستاخی کا کبھی نہیں کہا اور اگر خدانخواستہ کبھی ایسا ہو گیا ہو تو مَیں توبہ کرتا ہوں۔ یہ شکل جھوٹ بولنے والی نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میاں خیر دین صاحب کو یاد ہوگا اور اس وقت بھی شہادت دے سکتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ پھر مہر ساون صاحب جواب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں وہ سیکھواں کے رہنے والے معزز زمیندار تھے۔ ان کی میرے ساتھ محبت ہوگئی اور میرے عقیدہ کے ساتھ ان کو بھی اتفاق ہو گیا۔ اگرچہ وہ پہلے میاں جمال دین امام دین صاحبان سے بوجہ ان کے دو خیال ہونے کے اختلاف رکھا کرتے تھے، پھر ان کا عقیدہ اور خیال ہمارے ساتھ ہی ہو گیا اور 1892ء میں خاکسار اور مہر صاحب موصوف نے ایک ہی وقت میں بیعت کی (یہاں 92ء لکھا ہے اور یہ میرا خیال ہے 93ء کا قصہ ہے۔) اور ہم ہنسا کرتے تھے کہ مَیں اور مہر صاحب جوڑے ہیں۔ (میری اور مہر صاحب موصوف کی) روحانی پیدائش ایک ہی وقت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ چونکہ میرا پہلا نام بوجہ اس کے کہ مَیں اپنے ننھیال میں پیدا ہوا تھا اور صاحب علم خاندان نہ تھا میرا مشرکانہ نام رکھ دیا یعنی میراں بخش۔ اس کی تبدیلی کی بہت کوشش کرتے رہتے اور مدت تک تبدیل بھی رہا لیکن پورے طرح نام بدلا نہ گیا۔ پھر جب حضرت مسیح موعود نے نام تبدیل کر کے عبدالعزیز رکھا تو مَیں نے دعا کی کہ خداوند کریم اب تو تیرے مسیح موعود نے نام تبدیل کیا ہے اس کو مستقل طور پر قائم کردے اور پہلے نام کو ایسا مٹا دے کہ وہ کسی کو یاد ہی نہ رہے۔ چنانچہ دعا قبول ہوئی اور سرکاری کاغذات پٹواری میں اور عام مشہور یہی نام ہے۔ پہلے نام کو کوئی نہیں جانتا۔ اس وقت تک جب تک نام تبدیل نہیں ہوا باوجود جلسوں وغیرہ میں شامل رہنے کے سلسلہ کے کسی کاغذ میں پہلا نام نہیں آیا۔ (رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 69-70)

(الفضل 31/اگست 2010ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر

حضور انور کا خطبہ جمعہ اور خطابات

48 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ **29، 30 اور 31/اگست 2014**ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ جو ایم ٹی اے پر Live نشر ہوں گے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

29/اگست

☆خطبہ جمعہ براہ راست		5:00 pm
☆پرچم کشائی		8:25pm
☆افتتاحی خطاب		8:30pm

30/اگست

☆خواتین سے خطاب		4:00 pm
☆دوسرے روز خطاب		8:00pm

31/اگست

☆عالمی بیعت		5:00pm
☆ اختتامی خطاب		8:00 pm

توقعات پر پورا اتریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے ہمیں پوری طرح سعی وکوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔"

(روزنامہ الفضل 25 مارچ 2014ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب

صوبہ مانی ایما کونگو کنشاسا کا پہلا جلسہ سالانہ

صوبہ Maniema (مانی ایما) کونگو کے دارالحکومت کنشاسا سے مشرق کی طرف کم وبیش دو ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔اس صوبے کا رقبہ 132520 مربع کلومیٹر ہے۔سرکاری زبان فرنچ کے ساتھ یہاں عام طور پر سواحیلی زبان بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ علاقہ عرب مسلمانوں اور غلاموں کی تجارت کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔ اس کی تحصیل Kasongo کے علاقے میں مقامی مسلمان بڑی تعداد میں ہیں۔کونگو کے کسی اور ریجن میں مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد کہیں اور نہیں ہے۔ کونگو میں اسلام کا ابتدائی سنٹر Kasongo کو ہی کہا جاتا ہے۔

احمدیت کا آغاز

اس علاقے کے لوگوں کا تجارت کی غرض سے کینیا اور تنزانیہ جانا اور اسی طرح کینیا اور تنزانیہ سے آنے والے اخبارات ورسائل کے ذریعہ احمدیت کا پیغام 1945ء سے 1950ء کے عرصے میں اس علاقے میں پہنچ گیا تھا۔تاہم اس میں 1970ء اور 1980ء کی دہائی میں تیزی آئی۔ خاص طور پر جب اسی علاقے کے ایک گاؤں Karomo کے ایک فرد مکرم حسن MWINYI SEFU صاحب نے احمدیت قبول کی تو انہوں نے بہت کوشش کر کے جماعت کے پیغام کو پھیلایا۔ یہ صاحب پہلے جماعت کے مخالف تھے لیکن جب احمدیت میں داخل ہوئے تو پھر بہت قربانی کر کے جماعت کا پیغام پھیلایا۔

اس علاقے کے بعض گاؤں کا ایک دورہ 2005ء میں ہوا تھا۔لیکن بعد میں پھر رابطہ منقطع ہوگیا۔2010ء میں سیکرٹری اشاعت اور 2011ء میں نائب امیر صاحب کے ذریعہ اس علاقے کے بعض حصوں کا دورہ کروایا گیا۔بعد ازاں 2012ء میں اور پھر جنوری 2013ء میں مکرم ایدی بخاری صاحب لوکل معلم کو اس علاقے میں بھجوادیا گیا۔ان کے دورے سے راستے کھلے۔جون 2013ء میں عاجز نے اس علاقے کا دورہ کیا۔اور ان علاقوں میں جانے کا موقع ملا گزشتہ سال اس علاقے میں دوہزار بیعتیں ہوئیں۔ اور دس جماعتیں قائم ہو گئیں۔الحمدللہ

صوبہ مانی ایما MANIEMA کا پہلا جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے صوبہ مانی ایما کونگو کنشاسا میں پہلا جلسہ سالانہ مورخہ 21,20 جون 2014ء کو منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

جلسہ کا پہلا دن

ڈیوٹیوں کا افتتاح

دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر اور درس کے بعد جلسہ کے منتظمین کو ہدایات دی گئیں۔ان کے لئے ہر بات ہی نئی تھی۔تاہم کوشش کی گئی کہ جتنی بات ان کو سمجھ آجائے اس کے مطابق بہتر طور پر کام سرانجام دینے کی کوشش کریں۔

جلسہ گاہ

یہاں جماعت نے گاؤں کے چیف سے جماعت کے لئے ساٹھ ہزار مربع میٹر رقبہ حاصل کیا ہے اور اس کی قیمت مقامی احمدیوں نے خود ادا کی ہے۔اس رقبہ پر پختہ بیت الذکر تعمیر کے مراحل میں ہے۔اسی رقبہ پر جلسہ منعقد ہونا تھا۔جلسہ گاہ کھلی جگہ پر مقامی طور پر چھپر ڈال کر بنائی گئی تھی۔اینٹوں سے سٹیج تیار کیا گیا۔ لوائے احمدیت لہرانے کی جگہ عمدہ طور پر تیار کی گئی تھی۔

پرچم کشائی

آج جماعت کی تاریخ میں پہلی دفعہ اس علاقے میں لوائے احمدیت لہرایا جانا تھا۔یہاں کے احمدیوں نے اس سے قبل کبھی لوائے احمدیت دیکھا بھی نہ تھا اس وقت لوگوں کا جوش وجذبہ اور ولولہ غیر معمولی تھا۔ایک بجے دوپہر نعرہ ہائے تکبیر اور دعاؤں کے ساتھ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ لوائے احمدیت خاکسار نے لہرایا جبکہ کونگو کا قومی پرچم صوبائی مشنری مکرم ایدی بخاری صاحب نے لہرایا۔عاجز نے دعا کروائی۔بعد ازاں نماز جمعہ ادا کی گئی۔

جلسہ کا پہلا سیشن

تین بجے سہ پہر جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور سواحیلی ترجمہ پیش کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے قصیدہ کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پیش کئے گئے۔گاؤں کے چیف نے اس موقع پر استقبالی کلمات کہے اور اس کے گاؤں میں جلسہ کے انعقاد پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں عاجز نے افتتاحی تقریر کی۔سواحیلی زبان میں تقریر کا ترجمہ کیا گیا۔افتتاحی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

''آمد حضرت مسیح موعود از روئے قرآن و حدیث'' از مکرم ایدی بخاری صاحب

''مالی قربانی کی اہمیت'' از مکرم اسماعیل KAIKO صاحب لوکل معلم

نومبائعین کے تاثرات

بعض نئے احمدیوں کو جماعت کے بارے میں اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا:

مکرم عثمان بن امان صاحب

''میں ایک ہٹ دھرم اور متکبر انسان تھا۔ اپنی من مرضی کرتا اور کسی کی نہ سنتا تھا۔گو(۔) تھا لیکن قرآنی احکامات کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا۔اپنے علاقے میں چور اور ڈاکو کے نام سے جانا جاتا۔ایک ماہ باہر نہ گزرتا کہ میں پھر جیل پہنچ جاتا۔جب احمدیت کا پیغام ملا تو قبول کرنے کی توفیق ملی۔احمدی ہو کر قرآن کی تفسیر سمجھ آئی۔ تمام برے کام چھوٹ گئے۔ جن غلط فہمیوں کی وجہ سے قرآنی احکامات کی تحقیر کرتا تھا وہ دور ہوئیں۔''

یحییٰ بن راشدی صاحب

''میں (۔) تھا۔لیکن قرآن کریم نہ جانتا تھا۔ نیروبی سے آنے والے اخبار کے ذریعہ جماعت کا پیغام ملا۔بعد ازاں نیروبی کا سفر اختیار کیا۔احمدیت کا مطالعہ کیا قرآن پڑھا۔قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ نے کایا پلٹ دی۔ احمدیت کی بدولت خدا تعالیٰ کے بہت احسانات دیکھے۔ایک کا تذکرہ کرتا ہوں۔میری بیوی حاملہ تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام مرزا غلام احمد ہے۔جب پیدائش ہوئی تو واقعی لڑکا پیدا ہوا تھا۔چنانچہ میں نے اس کا نام مرزا غلام احمد رکھا۔لیکن پیدائش کے بعد زچہ کے پیٹ سے گندگی پوری طرح نہ نکلی اور خطرہ پیدا ہوگیا کہ کہیں جان لیوا ثابت نہ ہو۔چنانچہ میں بیت الذکر گیا اور جا کر دعا کرنا شروع کی ۔ سجدے میں ہی تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو دیکھا آپ نے فرمایا تمہاری بیوی صحت یاب ہوجائے گی اور ایسا ہی ہوا۔ اب وہ لڑکا نوجوان اور صحت مند ہے۔''

رمضان رجب

''میں (۔) تھا۔1998ء میں احمدی ہوا۔آج میں اپنی بیوی اور چھوٹے بچے کے ساتھ تین صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شرکت کے لئے آیا ہوں۔ جلسہ میں شامل ہو کر میرے ایمان کو تقویت ملی ہے سفر کی تکان بھول گئی ہے۔لگتا ہے گویا میں آج احمدی ہوا ہوں۔''

گاؤں کے چیف کے تاثرات

''میں جماعت کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔جو کچھ میں نے جلسہ میں سنا اور دیکھا ہے اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آج احمدیت کے بارے میں حقیقی علم ہوا ہے۔میں خوش ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جماعت کو زمین دینے کا موقع عطا کیا۔آج اسی زمین پر جماعت کا جلسہ ہو رہا ہے اور امیر جماعت بھی موجود ہیں۔میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ آپ کی مدد کرے۔''

پہلے روز کے اختتام سے قبل مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔غیر از جماعت مہمانوں اور احمدی احباب نے اس میں شرکت کی۔

جلسہ کا دوسرا دن

مکرم ایدی بخاری صاحب کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوئی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر سواحیلی زبان میں ہوئیں:

''سیرت النبی ﷺ'' از مکرم Emedi Hassan صاحب

''برکات خلافت'' از مکرم AMISI Stock صاحب

''محاسن قرآن'' از مکرم اسماعیل KAIKO صاحب

'' شرائط بیعت'' از مکرم عثمان صاحب

نماز ظہر وعصر کے بعد جلسہ کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔

اختتامی اجلاس

سہ پہر دو بجے آخری اجلاس شروع ہوا۔اجلاس کی صدارت خاکسار نے کی۔تلاوت اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں:

''ہم (۔) ہیں'' از مکرم موسیٰ AMISI صاحب

'' اسلام میں انسانی حقوق'' از مکرم اسماعیل Kaiko صاحب

''صوبہ MANIEMA میں جماعت کا آغاز،تکالیف اور اظہار تشکر'' از مکرم یحییٰ راشدی صاحب

خاکسار نے جلسہ کے اختتام پر دین کی پُرامن تعلیمات بیان کیں۔اس موقع پر ایک مختصر مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ دعا سے جلسہ کا اختتام ہوا۔اختتامی اجلاس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ کیلئے پیدل سفر

اس جلسہ میں شمولیت کے لئے احباب نے دور ونزدیک سے پیدل سفر اختیار کیا۔ان میں سے بعض ستر اسی کلومیٹر کا سفر پیدل طے کر کے آئے۔ ایک احمدی دوست چھ سو کلومیٹر دور سے آئے۔ انہوں نے تین صد کلومیٹر کشتی کے ذریعہ طے کیا جبکہ خشکی کا تین صد کلومیٹر ایک جاننے والے سے سائیکل ادھار لے کر کیا۔

قیام وطعام

اللہ کے فضل سے اس علاقے کی جماعت نے اپنے پہلے جلسہ سے ہی مہمانوں کے قیام اور طعام کا

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

(بمقام: شملہ 26/اگست 1930ء)

خدا کی عبادت اور اس کے پانے کا طریق

سوال: (الف) خدا کی عبادت کا طریق کیا ہے۔

(ب) خدا کی عبادت کرنے سے انسان خدا کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں۔

(ج) میرا اپنا مذہب کوئی نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جو اچھا طریق ملے اسے اختیار کرلوں۔

جواب: اصل بات یہ ہے۔ ہمارے ملک میں یہ غلط خیال پیدا ہوگیا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طاقتیں وسیع ہیں اور وہ ہر چیز میں ہے اس لئے جہاں سے ہم اسے دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں اور اس کے لئے ہمالیہ پہاڑ کی مثال دی جاتی ہے۔ حالانکہ پہاڑ جسمانی چیز ہے۔ بے شک سچائی سب سے زیادہ وسیع ہوتی ہے لیکن سچائی تک پہنچنے کے لئے وہی راستہ ہوسکتا ہے جو اس کے لئے مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جامع ہے اور تمام صداقتوں کا منبع ہے کسی ایک کلام (وظیفہ) سے اللہ تعالیٰ کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ ایک دوائی سے تمام امراض دور نہیں ہوسکتیں اور وہ جو ساری سچائیوں کا جامع ہے جب تک اسے ساری سچائیوں سے حاصل نہ کیا جائے گا نہیں مل سکتا اور اس یعنی ساری صداقتوں کے مجموعہ کا نام مذہب ہوتا ہے۔ مذہب یہ بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق یہ یہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں اور اس طرح اپنے بھائی بندوں سے سلوک کرنا چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جو ایسی باتیں بتاسکتا ہے۔ وہ مذہب ہے نہ کہ کلام (وظیفہ) کلام تو حصہ ایک سچائی کا ہے۔ جس طرح دامن ایک حصہ ہوتا ہے کپڑے کا اور وہ تمام جسم کو ڈھانپ نہیں سکتا۔ اسی طرح مذہب کا ایک حصہ کلام ہے اپنی جگہ ہر چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ مذہب آپ کو کلام اور عقیدہ بتائے گا آگے مذہب کے بارہ میں جو قابل غور بات ہے وہ یہ ہے کہ سینکڑوں ہزاروں مذاہب ہیں جبکہ اتنے مذاہب موجود ہیں تو پھر ایک طالب حق کسے اختیار کرے۔ اگر وہ حقیقتاً سچائی کا طالب ہے تو اس کے لئے سارے مذاہب برابر ہونے چاہئیں اور پھر ان میں سے اسے سچا مذہب اختیار کرنا چاہئے۔ سچے مذہب سے ایک ایسا یقین پیدا ہونا چاہئے جس سے اس کے دل کو پورے طور پر اطمینان اور تسلی حاصل ہو جائے پھر مذہب کے لئے ایسے گُر ہونے چاہئیں جن سے پتہ لگ سکے کہ یہ سچا مذہب ہے۔ اچھے کپڑے کے پہچاننے کے لئے بھی کچھ گُر ہوتے ہیں۔ پھر کیا اس چیز کے پہچاننے کے لئے جو ہم سے سب سے زیادہ قربانی چاہتی ہے کوئی گُر نہ ہوں گے۔

کوئی نہ کوئی گُر ہمیں ایسا تلاش کرنا چاہئے جس سے ہم کسی مذہب کی سچائی معلوم کرسکیں۔ سو ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم مذہب کو تلاش کیوں کریں یا یہ کہ مذہب ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ دنیا کمانا اس کی غرض ہے تو پھر اس کے لئے تو خدا کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا کو نہ ماننے والے آجکل زیادہ دولتمند ہم دیکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کسی اور زائد چیز کا ہوگا۔ اسلام نے کہا ہے کہ مذہب کے معنے ہیں رستہ۔ رستہ جانے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ مذہب ہمیں ایسی طرف لے جاتا ہے جہاں جانے کے لئے اور کوئی رستہ نہیں۔ ایک لَو ہے جو ہر ملک میں اور ہر قوم کے لوگوں کے دلوں میں لگی ہوئی ہے۔ دنیاوی لوگ جب دنیا کے امتحان سے ذرا فارغ ہوتے ہیں تو انہیں بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک بالا ہستی ہے جس کے ساتھ ہمیں تعلق جوڑنا چاہئے۔ آنکھ کے مقابلے میں سورج بنا ہوا ہے۔ کان کے مقابلے میں ہوا ہے۔ یعنی جب آنکھ دیکھنے کے لئے تڑپتی ہے تو اس کی مدد کے لئے باہر ہم دیکھتے ہیں کہ سورج موجود ہے۔ اسی طرح کان کے کام کی مدد کے لئے باہر ہوا موجود ہے۔ ہاتھ میں چھونے کی طاقت ہے تو باہر چھونے کی چیزیں ہم موجود پاتے ہیں۔ زبان میں مزا چکھنے کا ذوق ہے تو ساتھ ہی چکھنے والی چیزیں پیدا کی گئی ہیں۔ اسی طرح ہماری تمام حسوں کا جواب ہمیں موجود نظر آتا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ خدا کو پانے کی لَو اور تڑپ جو ہمارے اندر موجود ہے اس کا جواب باہر موجود نہ ہو۔ اس تڑپ کا ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ باہر کوئی چیز موجود ہے۔

مختلف مذاہب اس ہستی کے نام مختلف رکھتے ہیں۔ مسلمان اس کو اللہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ سو مذہب کی غرض یہ ہوئی کہ اس سے یعنی اللہ سے ہم مل جائیں۔ اگر وہ کوئی ہستی نہیں تو مذہب بھی کوئی چیز نہیں۔ سو مذہب کی غرض خدا سے ملانا ہوئی۔ اب ہم ان مذاہب کو دیکھیں گے جن کا دعویٰ ہے کہ ہم خدا سے ملا دیتے ہیں اور ان کے اس دعویٰ کو اچھی طرح پرکھیں گے اور معلوم کریں گے کہ اس دعویٰ میں کون سا مذہب سچا ہے۔ تجربہ عقل کے بعد آتا ہے۔ مقدم عقل ہوتی ہے مثلاً جب ہم کسی شخص کو کسی ملازمت کے لئے رکھتے ہیں تو اس کی سند دیکھتے ہیں کہ آیا ایم اے ہے یا بی اے۔ ان پڑھ آدمی کو اس کام کے لئے نہیں رکھتے سو ایک معیار ہمارا ضرور ہوتا ہے جس کے مطابق ہم اس شخص کو لیتے ہیں۔ اسی طرح مذہب کے لئے پہلا معیار ہماری عقل ہوگی۔ جو مذہب ہمیں عقلاً تسلی دے یا کوئی نمونہ خدا کے ملانے کا دکھا دے۔ وہی ہمارے لئے مفید ہوسکتا ہے۔ وہ مذاہب جو خدا سے ملانے کے مدعی ہیں۔ (1) عیسائیت (2) اسلام (3) ہندو مذہب کے بعض فرقے ہیں (آریہ خدا کو ملانے کے دعویدار نہیں ہیں) اس جگہ پہنچ کر ہمیں اس امر پر غور کر لینا چاہئے کہ خدا سے ملانے کا مفہوم کیا ہے۔ بعض خدا کو مادی چیز سمجھتے ہیں۔ اگر خدا مادی چیز ہے تو پھر میری مادی آنکھ اس کو دیکھ سکتی ہے۔ ورنہ اگر مادی نہیں تو میری یہ آنکھ اس کو کبھی نہیں دیکھ سکتی۔ نہ جاگتے ہوئے نہ خواب یا رؤیا میں۔ کیونکہ خواب میں آنکھ ہی دماغ پر کام کر رہی ہوتی ہے۔ وہی نظارے ہمیں خواب میں نظر آتے ہیں جو دنیا میں موجود ہیں اور رؤیا میں ہماری طاقتیں وہی ہوتی ہیں جو جاگتے ہوئے ہوتی ہیں۔ اس لئے خواب میں جو نظارے نظر آتے ہیں۔ درحقیقت اسی آنکھ کا دیکھنا ہوتا ہے۔ رؤیا میں آم کا مزہ نظر نہیں آئے گا۔ جس طرح جاگتے ہوئے ہمیں نظر نہیں آتا۔ اسی طرح جب ہم جاگتے ہوئے ان آنکھوں سے خدا کو نہیں دیکھ سکتے تو خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتے۔

رؤیا میں حقیقت نظر نہیں آتی۔ بلکہ امثال ہوتی ہیں جو نظر آتی ہیں۔ ایسی چیزیں بے شک اڑتی ہوئی نظر آجائیں گی۔ جو اس دنیا میں اڑتی نظر نہیں آتیں۔ لیکن اڑنا دنیا میں موجود ہے۔ ہاں جس چیز کی کیفیت دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ وہ خواب میں نظر نہیں آسکتی۔ بعض فقراء ایسے نظارے دکھاتے ہیں جو مسمریزم سے ہر انسان خواہ کسی مذہب یا طریقہ سے تعلق رکھتا ہو دکھا سکتا ہے۔

مسمریزم یا توجہ مذہبی بات نہیں بلکہ جسمانی بات ہے جو ہر شخص مشق سے کرسکتا ہے۔ یہ فقراء ایسے نظارے دکھا کر ظاہر کیا کرتے ہیں کہ خدا مل گیا۔ مگر یہ بھی غلط راہ ہے اور خدا سے پھیرنے والی چیز ہے۔ غلط تعریف سے بھی انسان کہیں کا کہیں نکل جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات وراء الورا ہے۔ غیر محدود ہے۔ جو کچھ نظر آئے گا تمثیل کہلائے گی۔ پھر تمثیلیں بھی دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک غلط اور ایک صحیح۔ مثلاً آم جو مصنوعی بنایا جاتا ہے۔ شکل میں اصلی آم سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن جب ہم اسے چوسیں تو اس میں سے رس نہیں نکلے گا۔ بعض دفعہ ایسے شخص کو جسے خدا کی لَو لگی ہوئی ہو تمثیل نظر آجاتی ہے اور نظارہ ایسا دکھایا جاتا ہے جو کہ ہوسکتا ہے کہ خدا کی طرف سے ہو جس طرح گرمی نظر تو نہیں آتی بجلی نظر تو نہیں آتی لیکن گرمی سے سردیوں کے دنوں میں فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور بجلی کی روشنی سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس طرح بجلی کی روشنی کو ہم دیکھ کر فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب خدا کی طرف سے کوئی مثال آجائے۔ تو انسان کو تسلی ہو جاتی ہے۔ سچے مذہب کے لئے ضروری ہے کہ اسی دنیا میں وہ ہمیں اس بات کا ثبوت بہم پہنچائے کہ خدا مل سکتا ہے۔ بلکہ اس کے پیروان کو اس دنیا میں مل گیا ہے۔ اگر مرنے کے بعد خدا کے ملنے یا نہ ملنے کا پتہ لگے۔ تو اس سے کیا فائدہ۔ کیونکہ اگر انسان غلط راستے پر ہوگا۔ تو پھر بعد از موت جبکہ کام کا وقت ختم ہوگیا ہوگا کچھ نہ کرسکے گا اس لئے ضروری ہے کہ اسی دنیا میں اس بات کا ثبوت ملے کہ خدا مل جاتا ہے۔

(دین حق) میں ہمارا دعویٰ ہے کہ خدا بندوں سے کلام کرتا ہے کبھی نظاروں کے ذریعہ سے کبھی کشف کے ذریعے سے کبھی جاگتے ہوئے۔ کبھی الفاظ کے ذریعہ سے ایسی باتیں بتائی جاتی ہیں جو آئندہ زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور وہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو کسی طرح بھی انسان قیاس سے معلوم نہیں کرسکتا۔

(دین) پر چلنے والے لوگوں میں سے جو روحانیت میں ترقی کرتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ اپنا کلام نازل کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ہوتی ہے۔ ایسے نشان ان کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہیں جن کو ماننے پر لوگ مجبور ہوجاتے ہیں۔ لیکن وہ طاقت کسب سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس کے لئے شرط ہے کہ انسان مذہب ...... کے عقائد مانے۔ (دینی) احکام پر عمل کرے۔ اگر کوئی شخص وہی عبادتیں کرے جو (دین) نے مقرر کی ہیں۔ لیکن وہ عقائد نہ رکھے جو (دین) نے ماننے ضروری قرار دیئے ہیں تو پھر اسے نصرتیں اور نشانات بھی حاصل نہیں ہوں گے۔ اس مذہب میں داخل ہونے سے ہی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ دل میں اگر عقیدہ صحیح نہیں تو پھر اسلامی نماز سے بھی اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ غرضیکہ (دین) کا دعویٰ ہے کہ ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے جو اس کی راہ میں زیادہ مخلص ہوئے ہیں۔ ان سے وہ براہ راست کلام کرتا ہے لیکن جو درجہ میں کم ہوتے ہیں وہ مخلصین کے مشاہدات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے متعلق یقین میں بڑھتے ہیں۔

اسی زمانہ میں ہمارے سلسلہ کے بانی کا یہ دعویٰ رہا کہ کوئی شخص چالیس دن میرے پاس آکر رہے تو وہ خدا کی طرف سے نشان دیکھے گا۔ ہماری تمام جماعت ان نشانات کے مشاہدات پر ہی قائم ہوئی ہے اور اب بھی ہمارے سلسلہ میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسے لوگ موجود ہیں جن سے خدا تعالیٰ نے کلام کیا اور کرتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا میرے ساتھ ایک واقعہ گزرا اور وہ یہ کہ ایک احمدی ڈاکٹر کے متعلق مجھے اطلاع ملی کہ وہ جنگ میں فوت ہوگیا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ یہ اطلاع آئی لیکن مجھے چونکہ اس وقت یہ خیال تھا کہ وہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اور اس کے والد صاحب بہت ضعیف تھے۔ اس لئے مجھے وفات کی خبر سن کر بہت صدمہ ہوا اور میرے دل میں دعا کے لئے تحریک ہوئی کہ یاالٰہی یہ خبر جھوٹی ثابت ہو۔ دعا کے بعد مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ ڈاکٹر مطلوب خان تین دن ہوئے

زندہ ہوگیا ہے۔ یہ خواب میں نے کئی لوگوں کو سنایا۔ اس کا چچازاد بھائی قادیان میں تھا۔ اسے بھی سنایا اور اس نے یہ خواب اپنے گھر لکھ دیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے تار آگئی کہ غلطی لگی تھی۔ ڈاکٹر مطلوب خان صاحب مفقود الخبر تھے۔ اب مل گئے ہیں۔ اس طرز پر اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے جو انسان کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔

اسی طرح آٹھ دس سال کا عرصہ گزرا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان ہوا کہ ماہرین فن کی رپورٹ کی بنا پر اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال ملک میں بالکل طاعون نہیں پھیلے گی۔ لیکن میں نے رؤیا میں دیکھا کہ طاعون پڑے گی اور شدت سے پڑے گی۔ چنانچہ میں نے خطبہ جمعہ میں اس رؤیا کا اعلان کر دیا اور جونہی طاعون کا موسم آیا۔ اتنی شدت سے پڑی کہ پہلے پندرہ سال میں اتنی اموات نہ ہوئی تھیں۔

اسی طرح بانی سلسلہ سے اللہ تعالیٰ نے کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ کیا اور آپ کے ہاتھ پر کئی نشانات ظاہر ہوئے۔ چنانچہ آپ نے جنگ عظیم کے متعلق وضاحت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پاکر پیشگوئی فرمائی اور اس میں زار روس کی حالت کے متعلق بھی بتایا ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

غرض اس کثرت سے ایسے لوگوں کو نشانات دکھائے جاتے ہیں کہ شبہ کی بالکل گنجائش نہیں رہتی۔ اسی طرح دعاؤں کی قبولیت کے بہت سے نشانات ہیں۔ اگر یہ چیز کوئی مذہب پیش کرتا ہے تو پھر اس کے سچے ہونے کا انکار نہیں ہوسکتا۔ ہمارے بانی سلسلہ کا دعویٰ ہے کہ میں اس زمانہ میں خدا کی طرف سے اوتار کے طور پر آیا ہوں۔ ایک اوتار ایسے ہوتے ہیں جو نیا حکم لاتے ہیں اور ایک ایسے ہوتے ہیں جو پہلے حکم کو دنیا میں چلانے کے لئے آتے ہیں اور اسی حکم کو دہراتے ہیں۔ بعض صوفیاء جو بعض نظارے دکھاتے ہیں۔ ان کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہر آدمی ایسے نظارے دکھا سکتا ہے۔ مذہب کی شرط نہیں لیکن انبیاء اور خدا کے پیاروں کے ساتھ نصرت اور خدا کی تائید کے نشانات ہوتے ہیں۔ خدا کا کلام ہوتا ہے اور یہ ثبوت ہے۔ خدا کی ہستی کا۔ اللہ نے کہا ہے کہ والذین جاھدوا فینا...... پوری تڑپ اور جستجو اگر خدا کے لئے ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور مل جائے گا۔ شرط یہی ہے کہ سچی اور حقیقی تڑپ اور خواہش اس کے پانے کی ہو (دین) نے استخارہ رکھا ہے۔ یعنی خدا سے دعا کی جائے کہ جو مذہب سچا ہو وہ مجھے مل جائے۔ جب کوئی سچے طور پر خدا کے حضور دعا کرے۔ تو نمونہ کے طور پر اس کو کچھ نشان بھی دکھائے جاتے ہیں۔ آپ سوتے وقت اگر اللہ تعالیٰ کے حضور پوری توجہ سے چالیس دن دعا کریں اور (دین) کی حقیقت اور سچائی کے متعلق ہمارے سلسلہ کی کتب دیکھیں اور آپ کے دل میں سچی تڑپ ہو تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی نہ کوئی تسلی کی صورت پیدا فرمادے گا۔

(الفضل 2 ستمبر 1930ء ص5)

مکرم شریف احمد بانی صاحب

درویش صفت حضرت مرزا عبدالحق صاحب

حضرت مرزا عبدالحق صاحب ہماری جماعت کے مشہور اور واجب الاحترام بزرگ تھے۔ ان کے بارہ میں اکثر الفضل میں ذکر ہوتا تھا۔ لیکن خاکسار کا ذاتی تعارف ان سے نہیں تھا۔ نہ ہی کبھی ملاقات ہوئی تھی۔

1971ء میں جب میں اپنے والدین میاں محمد صدیق صاحب بانی اور بیگم زبیدہ بانی صاحبہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے حجاز مقدس حاضر ہوا۔ تو وہاں محترم مرزا صاحب سے ملاقات ہوگئی اور اس ملاقات کا احوال دلچسپ ہے اور مجھے امید ہے کہ قارئین دلچسپی سے پڑھیں گے۔

میں نے اپنے حج کے معلم سے یہ کہہ رکھا تھا کہ جب 8 ذی الحج کو مکہ سے منیٰ کے لئے روانگی ہو۔ تو ہمارے لئے ٹیکسی کا انتظام کردیں۔ میرے بزرگ والدین میرے ساتھ ہیں۔ بس میں سفر ان کے لئے مشکل ہوگا۔ معلم نے کہا کہ عام طور پر وین ٹائپ کی گاڑیاں بطور ٹیکسی استعمال ہوتی ہے۔ جن میں سات مسافروں کی گنجائش ہوتی ہے۔ میں دوسرے چار مسافروں کے ساتھ آپ تینوں کا انتظام کردونگا۔ روانگی سے ایک روز قبل اس نے مجھے بتایا کہ ٹیکسی کا انتظام ہوگیا ہے۔ آپ فجر کی نماز کے بعد میرے دفتر پہنچ جائیں۔ دوسرے چار مسافر بھی آجائیں گے اور آپ لوگ منیٰ کے لئے اکٹھے روانہ ہوسکیں گے۔

ہم لوگ پروگرام کے مطابق معلم صاحب کے دفتر پہنچ گئے۔ وہاں ٹیکسی میں دو مرد اور دو خواتین پہلے سے ہی ٹیکسی میں تشریف فرما تھے۔

ہم تینوں بھی جاکر ٹیکسی میں بیٹھ گئے اور گاڑی منیٰ کے لئے روانہ ہوگئی۔ نہ وہ ہم لوگوں سے واقف تھے۔ نہ ہم ان کو پہچانتے تھے۔ وہ آپس میں اردو میں گفتگو کر رہے تھے اور اعلیٰ درجہ کے مہذب اور تعلیم یافتہ افراد نظر آتے تھے۔ ان کی گفتگو جو وہ آپس میں کر رہے تھے۔ جلسہ کا ذکر بھی تھا۔ مرزا صاحب کی تقاریر کا ذکر بھی تھا اور پھر ایک خاتون کی انگلی میں الیس اللہ والی انگوٹھی پر بھی میری والدہ کی نظر پڑی اور ہم نے اندازہ کرلیا کہ ہمارے ہم سفر بھی بفضل خدا احمدی ہیں۔ اس پر میں نے مرزا صاحب سے اپنا اور اپنے والدین کا تعارف کروایا اور ان کے بارہ میں دریافت کیا۔ ہمارا اندازہ درست تھا۔ ان میں سے ایک بزرگ حضرت مرزا عبدالحق صاحب تھے اور دوسرے پیر صلاح الدین صاحب تھے۔ ان کے ساتھ ان کی بیگم صاحبہ تھیں۔ جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی صاحبزادی تھیں اور دوسری خاتون بہار کے پروفیسر عبدالقادر صاحب کی صاحبزادی خولہ بی بی تھیں۔ جو کراچی میں رہتی تھیں۔

اس تعارف سے ہم سب کو بہت خوشی ہوئی۔ مناسک حج ہم سب نے مل کر ادا کئے۔ وہاں اور بھی کئی احمدی احباب سے ملاقات ہوگئی اور حج کے دوران ہمیں سہولت رہی۔ قربانی کا انتظام بھی ہم سب نے مل کر کیا۔

میدان عرفات سے واپسی پر رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہوتا ہے۔ شیطانوں کو مارنے کے لئے کنکریاں یہیں سے چنتے ہیں۔ یہاں خیمے نہیں ہوتے۔ رات کھلے آسمان تلے گزارتے ہیں۔ جب ہم اپنی ٹیکسی کے پاس زمین پر چادر بچھا کر بیٹھے تھے۔ تو دور سے مسجد مشعر الحرام کی خوبصورت اور دلآویز سبز روشنیاں نظر آئیں۔ میری خواہش ہوئی کہ مسجد میں جاکر نوافل پڑھوں۔ میرا ارادہ سن کر تینوں خواتین نے بھی میرے ساتھ جانے کی خواہش کی۔

میرے والد صاحب اور پیر صلاح الدین صاحب تو وہیں آرام کرتے رہے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ چنانچہ ہم پانچوں مشعر الحرام کی طرف روانہ ہوگئے۔ فاصلہ بہت زیادہ تھا اور اندر جانے والوں کا رش بہت زیادہ تھا۔ کافی دیر کوشش کے باوجود جب ہم اندر داخل نہ ہوسکے۔ تو میں نے خواتین سے کہا کہ واپس چلتے ہیں۔ لیکن اس دوران ہمارا مرزا صاحب کے ساتھ رابطہ نہ رہا تھا اور کافی کوشش کے بعد بھی ہم مرزا صاحب کو تلاش نہ کرسکے۔ ناچار خواتین کے ساتھ واپس ٹیکسی تک آیا اور انہیں یہاں چھوڑ کر پھر مرزا صاحب کی تلاش میں نکل گیا۔ لیکن کافی کوشش کے باوجود ان سے ملاقات نہ ہوسکی اور میں واپس آگیا۔ فجر کی نماز کے بعد سب گاڑیاں منیٰ کے لئے روانہ ہوگئیں۔ یہاں اپنے خیمہ میں پہنچ کر بھی ہم سب مرزا صاحب کے لئے پریشان تھے کہ اتنے میں حضرت مرزا صاحب بھی بڑے خوش خوش ہمارے پاس پہنچ گئے۔ ہمیں اطمینان ہوا اور ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ کی یہ رات کیسے گزری۔ تو انہوں نے کہا کہ میرا احوال سننے سے پہلے ایک حکایت سن لو۔ پھر اپنے بارے میں بتاؤں گا۔

کہنے لگے ”ایک دفعہ بادشاہ کی سواری بازار سے گزر رہی تھی۔ سخت سردی کا موسم تھا۔ دکانیں بند ہوچکی تھیں۔ ایک تندور کے قریب ایک فقیر پھٹے پرانے کپڑے پہن کر سورہا تھا۔ بادشاہ کی سواری گزر گئی۔ لیکن بادشاہ کو صبح تک یہی خیال آتا رہا کہ کپڑوں کے بغیر تو یہ فقیر سخت سردی میں مرگیا ہوگا۔ صبح سویرے بادشاہ نے ایک سپاہی کو بھیجا کہ دیکھ کر آؤ۔ فقیر کس حال میں ہے۔ سپاہی فقیر کو ساتھ لے آیا۔ بادشاہ نے پوچھا بڑے میاں سناؤ تمہاری رات کیسے گزری فقیر نے جواب دیا۔ حضور آدھی رات تو آپ جیسی ہی گزری اور آدھی رات آپ سے بہتر گزری۔ بادشاہ یہ جواب سن کر حیران ہوا اور پوچھا کہ کیسے۔ فقیر نے کہا جب تک تندور کی آگ کی گرمی آتی رہی میں آرام سے سوگیا۔ جس طرح آپ اپنے آرام دہ بستر میں سوتے ہیں۔ میں بھی دنیا و مافیہا سے بے خبر سوگیا۔ اس طرح میں اور آپ برابر تھے۔ لیکن جب آگ بجھ گئی اور سردی سے میری آنکھ کھل گئی۔ تو بقیہ رات میں نے اپنے رب کے حضور نوافل میں گزار دی۔ اس طرح میری آدھی رات آپ سے بہتر گزری۔

حضرت مرزا صاحب فرمانے لگے کہ تھوڑی دیر تک تو میں آپ لوگوں کو ڈھونڈتا رہا۔ لیکن ڈھونڈ نہ سکا۔ تو کوشش کرکے مسجد میں داخل ہوگیا اور میری رات نوافل میں گزری۔ اس طرح فقیر کی طرح میری رات آپ سے بہتر گزری۔

حج سے واپس آنے کے بعد لمبا عرصہ دوبارہ ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ان کی وفات سے چند ماہ پہلے میں ”صدیق بانی گولڈ میڈل“ کی تقریب کے سلسلہ میں ربوہ گیا ہوا تھا۔ میں اپنی قیام گاہ سے باہر نکل رہا تھا۔ تو اچانک سامنے حضرت مرزا صاحب نظر آئے۔ آپ بہت کمزور اور ضعیف ہوچکے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا اور پوچھا مرزا صاحب آپ نے مجھے پہچانا۔ انہوں نے بے ساختہ جواب دیا۔ ہاں میں حج کے موقعہ پر گم ہوگیا تھا اور آپ نے مجھے ڈھونڈا تھا اور میں حیران رہ گیا۔ زندگی میں یہ میری ان سے دوسری ملاقات تھی۔ لیکن انہوں نے فوراً پہچان لیا۔

ان کی جماعتی خدمات تو بے مثال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

حقے توڑ دیئے

سیدنا حضرت مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی۔ اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کردیا جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کردیا۔

(رفقاء احمد جلد10 ص157 یکے از 313)

مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی

دین میں خاندانی تفاخر اور تعصب کی ممانعت

دین حق میں خاندانی تفاخر، تعصب اور تکبر کی ممانعت و مذمت کی گئی ہے کیونکہ بنی نوع انسان میں اس سے باہمی نفرت، عداوت، تکبر اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ نسلیں اور قبیلے صرف باہمی امتیاز اور ایک دوسرے کا تعارف حاصل کرنے کے لئے بتائے گئے ہیں۔ انہیں نسلی تفاخر، تعصب اور تکبر کا ذریعہ بنانا دینی تعلیمات کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و مکرم صرف وہی شخص ہے جس کے اعمال اچھے ہیں خواہ وہ کسی نسل اور خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ بنی نوع انسان مرد و عورت سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

”اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے“۔ (حجرات:14)

اس آیت میں جامع اور واضح الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ لوگ یاد رکھیں وہ مرد و عورت سے پیدا کئے گئے ہیں اور انہیں مختلف گروہوں اور قبیلوں میں صرف باہمی امتیاز و تعارف کے لئے تقسیم کیا گیا ہے نہ باہمی تفاخر، تعصب اور تکبر کے لئے۔ پھر کسی انسان کے بڑے ہونے کا معیار بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بنی نوع انسان میں سے سب سے زیادہ معزز و محترم صرف وہی شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صالح اور نیک ہو۔ یہ جو فرمایا ہے کہ اللہ علیم و خبیر ہے اس میں انتباہ کیا گیا ہے کہ اللہ تمہارے حرکات و افعال کو بخوبی جانتا ہے۔ اس سے تمہارے حالات پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔ نیز یہ کہ دراصل وہی علیم و خبیر خدا بہتر جانتا ہے کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ کون بڑا ہے اور کون چھوٹا۔ پس تم کسی کے بڑے چھوٹے اور اچھے برے ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ بہت ممکن ہے کہ جسے تم برا یا چھوٹا سمجھو وہ خدا کے نزدیک اچھا اور بڑا ہو اور جسے تم اچھا یا بڑا سمجھو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُرا اور چھوٹا ہو۔ کیونکہ سب کے اعمال کا پیمانہ خدا کے پاس ہے۔ پس تم نسلی اور خاندانی تفاخر سے بچتے رہو اور کسی کو حقیر اور برا نہ سمجھو۔ نیز تعصب اور تکبر میں ہرگز مبتلا نہ ہو ورنہ علیم و خبیر خدا تم سے حساب لے گا اور مواخذہ کرے گا۔

ایک مقام پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر ہو اور فخر کرنے والا ہو“۔ (نساء:37)

سورۃ لقمان میں ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی۔

”اپنے گال لوگوں کے سامنے غصے سے مت پھلا اور زمین پر تکبر سے نہ چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا“۔ (لقمان:19)

نسلی تفاخر اور خاندانی تعصب کے نتیجہ میں تکبر کے علاوہ تحقیر یعنی دوسروں کو حقیر سمجھنے اور حسد کرنے کی بدعادات پیدا ہوتی ہیں۔ نیز محبت و ہمدردی کی بجائے باہمی تفرقہ سخت دلی، خود غرضی، عداوت اور فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ ابتداء میں آدمؑ کے مقابلہ میں شیطان نے بھی تکبر، حسد اور تفاخر سے کام لیا تھا اور اپنے مقابلے میں آدمؑ کو حقیر سمجھا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیطان کو اس کے تفاخر، تحقیر اور تکبر کی وجہ سے ملعون و مردود قرار دے دیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلا فساد اسی تفاخر، تحقیر، تکبر اور تعصب کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوا تھا اور اب تک اکثر و بیشتر فساد دنیا میں اسی تکبر، تحقیر، تفاخر اور تعصب کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں کیونکہ انسان تکبر سے دوسرے لوگوں پر غلبہ اور تسلط حاصل کرنا چاہتا ہے جب دوسرے مزاحم ہوتے تو فساد لڑائی اور بدامنیاں پیدا ہوتی ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے شدت سے نسلی تفاخر اور خاندانی تعصّبات کی ممانعت و مذمت فرمائی ہے۔

عیاض بنؓ حمار سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم تواضع اور نرمی اختیار کرو۔ یہاں تک کہ کوئی بھی کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی بھائی کسی پر زیادتی کرے۔ (مسلم)

واثلہ بنؓ اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ تعصب کیا ہے؟ فرمایا:

یہ کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ (ابوداؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی قوم سے محبت کرنا یا ان کی مدد کرنا ممنوع نہیں ہے بلکہ کسی ظلم اور گناہ کے معاملہ میں برادری کی وجہ سے ان کی تائید و امداد کرنا تعصب ہے جو ممنوع ہے۔

عبادہؓ بن کثیر سے بالواسطہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے خدا کے پیغمبر! کیا اپنی قوم سے محبت کرنا تعصب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن تعصب یہ ہے کہ انسان اپنی قوم کی مدد اس حالت میں کرے کہ وہ ظلم کرتی ہو۔ (احمد بن حنبل و ابن ماجہ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قومیں اور لوگ اپنے باب دادا پر فخر کرنے سے باز رہیں جو باپ دادا مرکھپ گئے اور دوزخ کے کوئلے ہو گئے وہ خدا کے نزدیک اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو پاخانہ کے وقت زمین سے نکلتا اور پاخانہ کو اپنی ناک سے ہٹاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے عیوب اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنا دور کر دیا ہے۔ انسان یا تو مومن و متقی ہے یا گنہگار و بدبخت ہے اور بس۔ تمام لوگ آدم کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے تھے۔

(ترمذی و ابوداؤد)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ناحق بات پر اپنی قوم کی مدد کی وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کنویں میں گر پڑا اور دم پکڑ کر اسے کھینچا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

جس شخص نے تعصب برتا اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔

جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص میری جماعت سے نہیں ہے جس نے عصبیت کی طرف دعوت دی اور وہ بھی میری امت میں سے نہیں جس نے عصبیت پر لڑائی کی اور اس شخص کا بھی مجھ سے کوئی تعلق نہیں جو عصبیت کی حالت میں مر گیا۔ (ابوداؤد)

ایک اور حدیث حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری تعریف میں مبالغہ نہ کیا کرو۔ جس طرح عیسائیوں نے حضرت مسیح ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا (اور گمراہ ہو گئے) میں تو صرف خدا کا بندہ ہوں پس تم صرف یہ کہا کرو کہ خدا کا بندہ اور خدا کا رسول۔

(متفق علیہ)

ان ارشادات سے واضح ہے کہ نسلی تفاخر، خاندانی تعصب، کسی کو تعریف میں مبالغہ کرنا اور تکبر کسی قدر ممنوع و مذموم ہے۔

تاریخ سے واقف لوگ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے اتحاد اور مرکزیت کو اسی نسلی اور خاندانی تفاخر و تعصب نے نقصان پہنچا کر تباہ برباد کر دیا۔ خلافت راشدہ بھی انہی تعصّبات اور فسادات کے نتیجہ میں ختم ہوگئی اور ملوکیت قائم ہوگئی۔ پھر ملوکیت بھی ختم ہو گئی۔ انگریزوں کے خروج کے وقت ترکوں میں برائے نام خلافت تھی مگر انگریزوں نے عربوں، مصریوں اور ترکوں میں خاندانی تفاخر و تعصب کا زہریلا بیج بویا اور پھوٹ ڈال دی نتیجہ یہ نکلا کہ رہی سہی مرکزیت کا خاتمہ ہو گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نسلی تفاخر، خاندانی تعصب اور تحقیر و تکبر سے اور ان کے مذموم اور تباہ کن اثرات سے محفوظ رکھے۔

(الفضل 10 ستمبر 1967ء)

بیوی سے عمدہ معاشرت کا حکم ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں نہیں۔ ہمارے ہادی کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے........... تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اُس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اس لیے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ...... (النساء: 20) (اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سے اچھی طرح حسنِ سلوک سے پیش آؤ) ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔ انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اُس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ خاوند عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 404-403)

☆...........☆...........☆

بقیہ از صفحہ 6

مجلس سوال و جواب

اختتام سے قبل خاص طور پر مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ حاضرین نے اس مجلس میں بہت دلچسپی ظاہر کی۔ اس مجلس نے دینی تعلیمات کو اور واضح کرنے میں مدد دی۔ تمام شاملین جلسہ نے اس مجلس سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ آخر پر چند اہم مہمانوں کو سیدنا حضور انور کی نئی کتاب LA CRISE MONDIAL ET LE CHEMIN VERS LA PAIX تحفۃً دی گئی۔ مہمانوں نے اس کو بہت سراہا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

میڈیا کورتج

باندوندو کے مقامی ٹی وی اور ریڈیو نے جلسہ کی کورتج کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کونگو کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔

مکرم رمیض احمد محمود صاحب

جماعت احمدیہ باندوندو کونگو کا 8واں جلسہ سالانہ

امسال محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے عوامی جمہوریہ کونگو کے صوبہ باندوندوBandundu کا آٹھواں جلسہ سالانہ صوبائی دارالحکومت و جماعتی ہیڈ کوارٹر باندوند و شہر میں 28 فروری اور یکم مارچ 2014ء کو منعقد ہوا۔

تیاری جلسہ

گزشتہ سال سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ جلسہ، جماعت کے رقبہ واقع باندوندو شہر میں منعقد ہوگا۔ اس طرح جلسہ کے انتظامات وسیع کرنا اور جماعتی رقبہ پر تعمیراتی کام بھی شروع کرنا مقصد تھا۔ اس طرح جلسہ کی تیاری کے لئے اس سال جماعتی رقبہ پر صفائی کا کام مسلسل کئی وقارعمل کر کے مکمل ہوا اور جلسہ کے لئے 8 میٹر چوڑا اور 16 میٹر لمبا مستقل پختہ پوڈیم تعمیر کیا گیا۔ اس پر آئرن شیٹ کی چھت بھی ڈالی گئی ہے۔

صوبہ کی تمام جماعتوں کو جلسہ کے پروگرام کی اطلاع کی گئی اس کیلئے جماعتوں کا دورہ کیا گیا، دورہ جات میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس کی برکات کا بیان کیا گیا اور شاملین جلسہ کے لیے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا ذکر کیا گیا اور جلسہ میں شمولیت کی تاکید کی گئی۔

مرکزی وفد

امسال نیشنل ہیڈ کوارٹر سے جلسہ کے انتظامات میں مقامی مربی صاحب کی معاونت کرنے کیلئے ایک وفد 22 فروری کو باندوندو پہنچا۔ مکرم امیر جماعت کونگو جلسہ سے پانچ دن قبل باندوندو شہر پہنچے۔

جلسہ کا پہلا دن

28 فروری 2014ء جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القران، درس الحدیث اور درس ملفوظات سے ہوا، ناشتہ کے بعد احباب جماعت نے نماز جمعہ کی تیاری کی۔ اس دوران جلسہ میں شمولیت کے لئے دور نزدیک سے قافلے آتے رہے۔

پرچم کشائی اور نماز جمعہ

بارہ بجکر پچاس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر جماعت کونگو نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم شمس سوکی SOKI صدر جماعت باندوندو شہر نے عوامی جمہوریہ کونگو کا پرچم لہرایا۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ بعد ازاں جلسہ گاہ میں مکرم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔

پہلا سیشن

محترم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج کونگو کنشاسا کی زیرصدارت جلسے کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعو کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ محترم امیر صاحب کونگو نے افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے تعلق باللہ کے واقعات سنائے۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔

بعد ازاں یہ اجلاس جاری رہا اور مندرجہ ذیل دو تقاریر لنگالا زبان میں ہوئیں۔ ''آنحضور ﷺ بطور رحمت للعالمین'' از مکرم عبداللہ NDUKUTE صاحب، نظامِ وصیت از مکرم محمد بولمے BOLEME صاحب

نومبائعین کے تاثرات

وقت کی رعایت کے ساتھ بعض نومبائعین کو اپنے تاثرات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔

☆ یاسین صاحب جماعت بسیالا BISYALA

''میں جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ خاص طور پر اس جلسہ میں شامل ہونے کی وجہ سے میں نے ایمان اور یقین میں بہت ترقی کی ہے۔''

☆ احمد صاحب جماعت SIMOKUNI

''میں جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوا ہوں جلسے کے پروگرام اور تقاریر سے خدا تعالیٰ سے محبت کا ادراک پیدا ہوا ہے''۔

☆ نوردین NIOKI

''میں پرانا احمدی ہوں لیکن بعض غلط فہمیوں اور اپنی غلطی کی وجہ سے جماعت سے رابطہ کٹ گیا۔ آج جلسہ میں شامل ہو کر اور تقاریر سن کر یوں محسوس ہوا جیسے یہ باتیں میرے ہی لئے تھیں۔ میری بیماریوں کا علاج ہو گیا ہے۔ میں خدا تعالیٰ سے دور ہو گیا تھا انشاءاللہ اب سے بہتر (مومن) بن کر جینے کی کوشش کروں گا''۔

مجلس سوال و جواب

سیشن کے اختتام پر مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم امیر جماعت صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات لنگالا اور فرنچ زبان میں دیئے۔ مجلس سوال و جواب کے ساتھ اس سیشن کا اختتام ہوا، نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں اور مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ کا دوسرا روز

ہفتہ یکم مارچ 2014ء جلسہ کے دوسرے روز بھی پروگرام کے مطابق دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم و درس حدیث اور درس ملفوظات سے ہوئے۔

دوسرا سیشن

صبح ساڑھے دس بجے جلسے کے دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس سیشن میں مجموعی طور پر چار تقاریر پیش کی گئیں۔

1: ''خلافت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں'' از مکرم انس محمد MUSU صاحب

2: ''اطاعت و فرمانبرداری'' از مکرم نور دین MANGETI صاحب

3: ''آنحضور ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع'' از مکرم ہارون NKONGOLO صاحب

4: ''احمدیت اور خدائی نصرت کی مثالیں'' از مکرم ظفر LONKILE صاحب

اختتامی سیشن

جلسہ کا تیسرا اور آخری سیشن زیرصدارت مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مربی انچارج کونگو، شروع ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد اختتامی سیشن کی پہلی تقریر مکرم احمد ivini صاحب لوکل معلم نے فرنچ زبان میں ''دین حق میں انسانی حقوق'' کے موضوع پر کی۔ جلسے کی اختتامی تقریر مکرم امیر صاحب کونگو نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں امن عالم کے قیام کے لئے دین حق کی تعلیمات پیش کیں۔

مہمانوں کی شمولیت اور تاثرات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مہمانان جن میں سرکاری افسران، پولیس اور آرمی کے اعلیٰ افسران، وکلاء، پروفیسرز، پادری حضرات، اور دیگر معززین شامل ہوئے۔ وقت کی مناسبت سے بعض مہمانوں کو اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع ملا۔

☆ باندوندو یونیورسٹی کے پروفیسر

''میں آج اس تعلیم کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں جو یہاں پیش کی گئی ہے۔ واقعی اگر ہم انصاف پر قائم ہو جائیں تو تمام معاملات درست ہو جائیں گے۔ جب ہم اپنے آپ کے ساتھ حق و انصاف کے ساتھ مخلص ہوں گے تو دوسروں کی بھی خدمت کرنے کے قابل ہوں گے۔ اور دوسروں کی تکالیف محسوس کرسکیں گے۔ آپ کا بہت شکریہ۔''

☆ پولیس میجر

''عام طور پر لوگ مسلمانوں کو دہشت گرد تسلیم کرتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کے جلسے میں شامل ہو کر معلوم ہوا ہے کہ دین حق محبت کا مذہب ہے۔ آج غلط فہمی دور ہوئی ہے۔''

☆ صوبائی جنرل سیکرٹری USAID باندوندو

''بہت لوگ مسلمانوں کو باہر سے آئی ہوئی کوئی اور مخلوق خیال کرتے ہیں۔ مسلمانوں سے ہتک آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں۔ لیکن جو خوبصورت پیغام آپ نے دیا ہے اس کو بہت پھیلانے کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔''

☆ میڈیا کوارڈینیٹر

''میں خود بعض معاملات میں ناانصافی کا شکار رہا ہوں۔ ذاتی طور پر میں آپ کے پیغام کی اہمیت اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں۔ واقعی جب تک انصاف قائم نہیں ہوگا معاشرے میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔''

☆ روایتی مقامی چیف

آپ کئی گاؤں کے چیف ہیں اور چیفس ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں آپ اپنے روایتی لباس میں جلسہ پر تشریف لائے۔ انہوں نے کہا:

''میں جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ آپ کے کسی پروگرام میں شامل ہونے کی پہلی دفعہ ہے۔ آپ کا محبت اور امن کا پیغام دل میں اتر گیا ہے۔ اس پیغام کو پھیلانے کی بہت ضرورت ہے۔''

☆ نمائندہ امیگریشن صوبائی ڈائریکٹر

''میں آپ سب کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ہم سمجھتے تھے کہ معاشرے میں دین پر ایمان والوں کو کوئی اہمیت نہیں دینی چاہیے۔ لیکن آج معلوم ہوا ہے کہ آپ حقیقی خدا کی عبادت کرتے ہیں۔''

☆ نائب کیبنٹ ڈائریکٹر آف گورنر آف باندوندو

''(دین حق) امن اور پیار کا مذہب ہے آج جماعت احمدیہ کے جلسے میں شامل ہو کر معلوم ہوا ہے۔ واقعی دنیا کو امن محبت اور پیار کے پیغام کی ضرورت ہے۔ آؤ ہم سب مل کر معاشرے میں محبت اور پیار کا پیغام دیں''

☆ آرمی کیپٹن

''میں سمجھتا ہوں کہ آج صرف احمدیت ہی ہے جو دنیا کے تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر صحیح معنوں میں اقوام متحدہ قائم ہوگی تو وہ صرف احمدیت کی برکت اور کام سے ہوگی۔ میرے خیال میں احمدیت دنیا پر امن اور انصاف کے ساتھ حکومت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ذاتی مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے لیکن آج جماعت احمدیہ بغیر کسی ذاتی مفاد کے امن عالم کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ اسی فلاسفی اور پیغام کے ساتھ امن قائم ہوسکتا ہے۔''

☆ مقامی جرنلسٹ

''ہم جلسہ میں شرکت کرتے آ رہے ہیں۔ اس بار پھر (دین حق) کے پیغام کو بڑی وضاحت کے ساتھ دیا گیا ہے۔ آج باندوندو شہر کی آبادی اس قابل ہو رہی ہے کہ وہ (دین حق) کے خوبصورت پیغام کو سمجھ سکے۔''

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

خداتعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے پوتے فراز حمید خاں واقف نو نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے بچہ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے ۔مورخہ 10۔اگست 2014ء کو بیت الفضل لندن میں بعد نماز عصر تقریب آمین کے موقع پر دیگر 20 بچے بچیوں کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سُنا اور دعا کرائی ۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ امۃ الکریم طیبہ صاحبہ نے حاصل کی۔ بچہ حضرت چوہدری عبدالحمید خاں صاحب آف خوشاب اور مکرم بہادر شیر صاحب مرحوم سابق افسر حفاظت خاص کی نسل سے ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ولادت

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بھانجے مکرم رانا محمد طاہر خاں صاحب کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ اور مکرمہ نداء ناصر صاحبہ کو مورخہ 24 جولائی 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزہ کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرماتے ہوئے لبنیٰ طاہر نام عطا فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم رانا محمد خان صاحب ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر وسابق صدر محلّہ باب الابواب غربی ربوہ کی پہلی پوتی ،مکرم رانا ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری رانا بشیر احمد صاحب منشی نورنگر فارم سندھ کی نواسی ،محترم حکیم چوہدری احمد علی خان صاحب آف کریام اور حضرت منشی چوہدری امیر محمد خان صاحب آف اہرانہ ضلع ہوشیار پور رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ خیر وعافیت والی لمبی فعال زندگی عطا کرے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور جماعت اور دونوں خاندانوں کیلئے نیک وجود بنائے۔آمین

تقریب آمین

مکرم جاوید اقبال قیصرانی صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 26 جون 2014ء کو مکرم محمود احمد انجم صاحب مجلس انصاراللہ لیہ شہر کی چک نمبر 172/T.D.A ڈیرہ بشیر پر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے موصوف سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔مکرم محمود احمد انجم صاحب کو لئیق احمد صاحب مربی سلسلہ، خاکسار، اوران کی اہلیہ محترمہ شکیلہ محمود صاحبہ نے قرآن کریم پڑھایا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآن پڑھنے ، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

تقریب آمین

مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب سیکرٹری مال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی کاشفہ انور واقفہ نو دختر مکرم محمد انور حفیظ صاحب نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 27 جولائی 2014ء کو خاکسار کے مکان پر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ خاکسار نے عزیزہ سے قرآن مجید کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کے علم سے نوازے اوراس کو پڑھنے، سمجھنے اوراس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع چنیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم چوہدری بشیر احمد شاد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب سابق پی ٹی ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان آف چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد حال فرینکفرٹ جرمنی کا بائی پاس آپریشن بفضل خدا کامیاب ہوا ہے۔تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد از جلد شفائے کاملہ اور صحت والی لمبی کامیاب عمر عطا فرمائے نیز آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

FEVER POWDER
بفضل خدا ملیریا بخار میں خصوصاً اور عام بخار میں عموماً فائدہ مند۔ قیمت 20 روپے صرف
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مبشر منظور صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع شیخوپورہ ولد مکرم ملک محمد مقبول صاحب مورخہ 12/اگست 2014ء کو CMH لاہور میں بعمر 61 سال وفات پاگئے۔آپ موصی تھے۔مورخہ 15/اگست کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم طارق محمود جاوید صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم مہمان نواز ، ملنسار، سادگی پسند ، خلافت کے وفاشعار اور ہمہ وقت جماعتی خدمات کے لئے تیار رہنے والے وجود تھے۔آپ کو تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر ضلعی اور جماعتی سطح پر خدمت دین کا موقع ملا۔قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہکوٹ ، ناظم مال، تحریک جدید ومحاسب خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ ،سیکرٹری مال شیخوپورہ شہر وضلع، سیکرٹری دعوت الی اللہ، اصلاح وارشاد اور رشتہ ناطہ شیخوپورہ شہر نیز سیکرٹری وصایا ضلع شیخوپورہ کے طور پر خدمات ادا کرنے کی توفیق ملی۔آپ باثمر داعی الی اللہ تھے۔نمائندہ شوریٰ بھی کئی مرتبہ منتخب ہوئے اور شرکت کی۔ جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شرکت کا موقع ملتا رہا۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھے۔جیل میں قیدیوں کو کھانا کھلانے کا موقع ملا۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الحی مبشر صاحبہ شیخوپورہ ، دو بیٹے محترم مظفر احمد ملک صاحب جرمنی، محترم نصرت احمد ملک صاحب شیخوپورہ ، دو بیٹیاں محترمہ امۃ البصیر ملک صاحبہ امریکہ اور محترمہ عطیۃ القیوم ساجدہ صاحبہ یوکے سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 2: جلسہ سالانہ صوبہ مانی ایما کونگو

انتظام اپنے ذمہ لے لیا۔باہر کی جماعتوں سے آنے والے مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے کوئی الگ جماعتی انتظام نہیں کرنا پڑا بلکہ Wamaza کے احمدیوں نے اپنے گھروں کے دروازے ان پر کھول دئے اور اپنے گھروں میں مسیح موعود کے مہمانوں کو ٹھہرایا۔ عام طور پر جلسہ کے کھانے کے اخراجات نیشنل ہیڈ کوارٹرز برداشت کرتا ہے ۔تاہم اس علاقے کی جماعت کو گزشتہ سال تحریک کی گئی تھی کہ وہ جلسہ کے لئے کھانے کا انتظام خود کریں۔ چنانچہ جماعتوں نے جلسہ کے لئے راشن اکٹھا کیا۔جلسہ کے موقع پر ایک ہی لنگر خانہ مرکزی انتظام کے تحت چلایا گیا۔ تاہم مرکز کو اس میں بہت تھوڑا خرچ کرنا پڑا۔

جلسہ کے متعلق احمدیوں کے تاثرات

جلسہ کے اگلے روز ایک اجلاس میں موجود احباب سے جلسہ کے متعلق تاثرات پوچھے گئے تو سب نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ان کی گفتگو کا مختصر خلاصہ یہ ہے:

’’جلسہ کی برکت سے ہمارے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ایمان نے ترقی کی ہے۔اس طرح جلسہ ہوتا رہا تو انشاء اللہ جماعت بہت ترقی کر جائے گی ۔ہم میں سے بعض نے جلسہ کا نام سنا تھا لیکن کبھی جلسہ دیکھا نہ تھا۔آج جلسہ کی برکات ہمارے گھروں تک آگئی ہیں ۔ہم لوگ جماعت سے کٹے ہوئے تھے آج اکٹھے ہوگئے ہیں آج ہماری نئی پیدائش ہوئی ہے۔ لوگ ہماری بے عزتی کرتے تھے۔ہم سے تمسخر کرتے تھے۔ہمیں حقیر جانتے اور جیلوں میں ڈالتے تھے لیکن آج ہماری عزت بڑھی ہے۔آج جلسہ نے پورے علاقے کو امن کا پیغام دیا ہے ۔ جماعت کا وقار بڑھا ہے۔علاقے میں دین حق کو نئی پہچان ملی ہے ۔ہمیں وہ نور ملا جس سے دوسرے محروم ہیں۔ ہماری آپس کی محبت بڑھی ہے۔ جلسہ کی بدولت ہم ایک دوسرے کے قریب آگئے ہیں۔ جو بات ہمارے آباؤ اجداد نے کبھی نہ دیکھی تھی آج ہم نے جلسہ کی صورت میں دیکھی ہے۔لوگ ہمیں کہتے تھے تمہارا کوئی نگران اور وارث نہیں۔لیکن آج جلسے میں سب کو اکٹھے دیکھ کر مخالفین کے منہ بند ہوگئے ہیں۔آج لوگوں نے دیکھ لیا کہ احمدی ایک خاندان کی طرح ہیں۔ ہماری بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ جلسہ نے ان قبائل کے لوگوں کو بھی اکٹھا کر دیا جو آپس میں مخالف تھے۔اللہ ہماری خطائیں معاف فرمائے۔آج امن کا جلسہ ہوا ہے۔

غیروں کے تاثرات

ایک احمدی نوجوان نے بیان کیا:

’’میرے ایک انکل یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں وہ جلسہ میں شامل تھے میں نے ان سے جلسہ کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے۔’’ چپ رہو۔ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ میری سمجھ سے بالا ہے۔اب کوئی جائے فرار نہیں‘‘

اس علاقے میں ایک شدید مخالف احمدیت جس کا نام KIZENGA ہے۔اس نے جلسہ کے بعد اپنے قبیلہ کے ایک احمدی سے کہا۔’’سچائی آپ لوگوں کے ساتھ ہے ۔اگر آپ نے دو تین بار اور جلسہ کرلیا تو میں آپ کے ساتھ آملوں گا۔سرعام اور کھل کر آپ کے ساتھ کھڑا ہو جاؤں گا۔‘‘

حاضری جلسہ:

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی حاضری ایک ہزار تیس افراد رہی۔

ہیمبرگ جرمنی کا دوسرا بڑا شہر اور اہم بندرگاہ

ہیمبرگ جرمنی کا دوسرا سب سے بڑا شہر اور اہم بندرگاہ، غیر ملکی تجارت اور بحری جہازوں کا بہت بڑا مرکز، بندرگاہ کے صنعتی علاقے میں شپ یارڈ، ریفائنریوں اور پراسیسنگ پلانٹس واقع ہیں۔ ہیمبرگ کی بندرگاہ سمندر سے نوے میل کی دوری پر ہے۔ سطح بحر سے اس کی بلندی کوئی بیس فٹ ہے۔

اس کا آغاز ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہوا جو دریائے آلسٹر (Alster) کے دہانے پر اس مقام پر واقع ہے جہاں یہ دریائے ایلب (Elbe) میں گرتا ہے۔ دریائے آلسٹر پر بند تعمیر کرنے کی وجہ سے متعدد جھیلیں تشکیل پائیں اور ہیمبرگ کا شہر ان جھیلوں کے مابین پھیل گیا۔ اوسن آلسٹر کی جھیل کا حصہ سب سے بڑا ہے۔ اس کے اردگرد متعدد باغات اور بڑے رہائشی مکانات ہیں۔ بنن آلسٹر کا علاقہ جسے بومبارڈ کا پل اوسن آلسٹر (Alussenalster) سے جدا کرتا ہے بڑے بارونق بازاروں، ہوٹلوں، جہازی کمپنیوں اور بنکوں کے دفاتر سے گھرا ہوا ہے۔ دی کلائن آلسٹر تیسری چھوٹی جھیل ہے۔ اس کے قریب شہر کا ٹاؤن ہال ہے اس کا رقبہ 755 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی آبادی 09-2010ء کے تخمینی اعداد و شمار کے مطابق 1,783,975 نفوس پر مشتمل ہے۔

یہ جرمنی کا ایک اہم ثقافتی مرکز بھی ہے اسی مقام پر جرمنی کا سب سے پہلا اوپرا ہاؤس (Opera House) 1678ء میں تعمیر کیا گیا۔ جہاں جارج فریڈرک ہینڈل (Friedrich Hanel) (1658ء - 1758ء) ڈرامے لکھتا رہا۔ کپوزر جوہانز براہمز نے (Johannes Brahms) جرمن آپیرا کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ فریڈرک گاٹلب کلاپ سٹاک (Friedrich Gogglieb Klopstock) (1724ء-1803) میتھئیس کلاوڈیس (Matthias Claudius) کے زمانے میں ہیمبرگ ادبی سرگرمیوں کا بھی مرکز بن گیا۔

جرمنی کی اس سب سے بڑی بندرگاہ میں تیرتے ہوئے جدید گھاٹ، سمندر میں ایک نیا اور خوبصورت اضافہ ہے۔ یہ گھاٹ 1992ء میں بندرگاہ کے وسط میں بنائے گئے ہیں اور ان کا محل وقوع بہت اچھا ہے کیونکہ یہاں سے چند منٹ کے بعد شاپنگ سنٹر اور ہیمبرگ کی نمائش گاہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔

نہ ڈوبنے والے یہ گھاٹ بحیرہ شمالی کے کھلے سمندر سے صرف 110 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ ان کی تعمیر کے اخراجات صنعتی اور تجارتی اداروں کے عطیات اور سرکاری فنڈز سے پورے کئے گئے۔ یہ گھاٹ سات ایکڑ کے مساوی رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں اور ہیمبرگ کے اوبرسی بروکا (Uberseebrucka) سے زیادہ دور نہیں ہے جہاں تیز رفتار اور خوبصورت کشتیاں اور بیڑے کھڑے رہتے ہیں یہ گھاٹ 121 سٹیل ڈالفن سے بندھے ہوئے ہیں ان میں سے ہر فولادی ڈالفن کی گہرائی 22 میٹر اور وزن سات ٹن ہے۔ ہر گھاٹ میں تقریباً سو باد بانی کشتیاں اور موٹر بوٹ کھڑی کرنے کی گنجائش ہے۔ یہاں پینے کا پانی، بجلی اور ٹیلیفون غرض کہ تمام ضروری سہولتیں دستیاب ہیں ساتھ ہی کشتیوں کے لئے پانی اور ایندھن یعنی فیول سٹیشن موجود ہے۔

ان گھاٹوں کو ہیمبرگ کی نئی تفریحی بندرگاہ کا نام دیا گیا۔ 29 ستمبر سے 3/اکتوبر 1992ء تک یہاں جہاز سازی اور میرین انجینئرنگ کا 15واں بین الاقوامی تجارتی میلہ منعقد ہوا۔

میلے میں 3 کشتیوں میں استعمال ہونے والی جدید ترین ٹیکنالوجی کی نمائش کی گئی جن میں سورج کی حرارت سے حاصل ہونے والی توانائی سے چلنے والی کشتیاں بھی شامل تھیں۔

ہیمبرگ کا قلعہ 825ء میں تعمیر کیا گیا جو بعدازاں آرچ بشپ انیسگر (Ansgar) کی جائے سکونت کی حیثیت اختیار کر گیا۔ جس نے ہیمبرگ کو اہل یورپ کے لئے عیسائیت کا ایک بہت بڑا مرکز بنا دیا۔ 845ء میں نارس وائکنگز نے اسے جلا کر راکھ کر دیا پھر اس کی از سر نو تعمیر عمل میں لائی گئی۔ اگلے 300 برسوں میں اس شہر کو تباہ و برباد کرنے کے لئے آٹھ مرتبہ جلا کر خاکستر کیا گیا۔ 1460ء اور پھر 1510ء میں شاہی شہر (Imperial City) کا درجہ دے دیا گیا۔ 1842ء کی آتشزدگی اور دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں نے نہ صرف اس شہر کی خوبصورتی کو ماند کر دیا۔ بلکہ شہر کا بہت بڑا حصہ تجارتی مراکز اور پرانے گرجا گھر تباہ و برباد ہوگئے۔

13ویں صدی تک ہینسیاٹک لیک (Hanseatic League) بشمول بالٹک کے تجارتی قصبوں لیوبک (Lubeck) بریسلاؤ (Breslao) اور ڈانزگ (Danzig) نے اقتصادی طور پر متحدہ شمالی جرمن شہروں کو مستحکم کر دیا تھا۔ جس کے نتیجے میں تجارت کو بڑا فروغ حاصل ہوا اور اس طرح ہیمبرگ روس اور فلینڈرز (Flanders) کے مابین ایک بہت بڑی تجارتی بندرگاہ بن گیا۔ اگرچہ عہد وسطیٰ میں ہینسیاٹک لیگ کو تحلیل کر دیا گیا تاہم اس کی شان و شوکت میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

1556ء میں یہاں سٹاک ایکسچینج قائم کیا گیا 1616ء اور 1625ء کے مابین اپنا دفاع مستحکم کرنے کے لئے سرکاری ادارے قائم کئے گئے۔ غریبوں کے لئے بھی اس شہر کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا جس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یہاں 1604ء میں یتیم خانے اور 1605ء میں غریبوں کے علاج معالجے کے لئے تمام ساز و سامان سے آراستہ ہسپتال کا قیام عمل میں آیا۔

17ویں صدی عیسوی سے اب تک یہ بہت بڑا شہر اشاعتی مرکز چلا آرہا ہے۔ نہروں کی تعمیر کی وجہ سے شہر میں آلودگی میں خاصی حد تک کمی واقع ہو گئی ہے۔

1625ء تک یہ شہر قلعہ بند شہر بن گیا۔ اور تیس سالہ جنگ (1618ء - 1648ء) کے باوجود اس نے تجارتی سرگرمیوں کو جاری و ساری رکھا۔

1810ء میں نپولین کے حملے کے باعث یہ شہر اپنی اہمیت کھو بیٹھا۔ کیونکہ اسے فرانسیسی سلطنت کا حصہ بنالیا گیا تھا تاہم نپولین کے زوال کے بعد اس شہر نے پھر آزادانہ حیثیت اختیار کر لی۔ جس کے نتیجے میں افریقہ، امریکہ اور ایشیائی ممالک کے لئے اس کی تجارتی سرگرمیوں میں تیزی آگئی۔

دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کے بعد اسے از سر نو تعمیر کیا گیا۔

اس کا چڑیا گھر ہیگن بیکس ٹائر پارک ایک انتہائی خوبصورت علاقے میں واقع ہے یہاں سب سے پہلے جانوروں کو پنجروں کے بجائے مصنوعی غاروں میں رکھنے کا طریقہ اپنایا گیا۔

یہاں کیمیائی اشیاء لوہا اور فولاد بنانے کی صنعتیں عام ہیں اس کی بندرگاہ سے پھل، کافی، کاغذ، تمباکو اور گندم برآمد کئے جاتے ہیں جب کہ موٹر گاڑیاں مشینیں اور عینکوں کے اضافی پرزہ جات درآمد کئے جاتے ہیں۔

یہ ریل کے ذریعے یورپ کے تمام بڑے بڑے شہروں سے ملا ہوا ہے۔

براہمز (Brahms) اور منیڈلسن (Mendelssohn) کی جائے پیدائش بھی یہی شہر ہے۔

یہاں کی عظیم یونیورسٹی 1919ء میں قائم کی گئی ہے۔ یہاں متعدد خوبصورت عجائب گھر بھی ہیں جن میں کنستھال (Kunsthalle) 1868ء ''دی میوزیم آف آرٹس اینڈ کرافٹس (1877ء) اور دی میوزیم آف ایتھنالوجی اینڈ پری ہسٹری (Pre-History) شامل ہیں۔

7 مئی 1994ء کو اس شہر کی 805ویں سالگرہ منائی گئی۔

☆......☆......☆

گمشدہ سامان

مکرم ارشد علی صاحب تحریر کرتے ہیں۔ نصیر آباد غالب سے گولبازار ربوہ آتے ہوئے ایک توڑا رکشا سے گر گیا ہے۔ اس میں نصابی کتب کاپیاں اور سٹیشنری وغیرہ ہیں۔ جن صاحب کو ملے۔ فون نمبر: 0312-7475806 پر اطلاع دیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔اگست

طلوع فجر	4:11
طلوع آفتاب	5:36
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:46

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23۔اگست 2014ء

6:10 am	بیت النور میں 50 ویں سالگرہ کی تقریب 19 دسمبر 2009ء
7:10 am	خطبہ جمعہ 22۔اگست 2014ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
10:00 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	جلسہ سالانہ یوکے 30۔اگست 2013ء
2:00 pm	سوال وجواب (اردو) 16 فروری 1997ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ 22۔اگست 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے

صاحب جی نے سیل لائی اے
صاحب جی پے چل، چل، چل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 476212310-92+
www.sahibjee.com

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اوراب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

FR-10